احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 52

منگل 24 دسمبر 2013ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

قائمقام ایڈیٹر: فخر الحق شمس

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 24 دسمبر 2013ء 20 صفر 1435 ہجری 24 فتح 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 291

جامع دعا

حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا بہت کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔

اے ہمارے رب! ہمیں (اس) دنیا (کی زندگی) میں (بھی) کامیابی (دے) اور آخرت میں (بھی) کامیابی (دے) اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ (البقرہ:202)

(بخاری کتاب التفسیر)

عملی اصلاح کے سلسلہ میں دوسرا خطبہ۔ اصلاح میں روک پیدا کرنے والے مزید 6 اسباب اور ان کا تدارک کرنے کی تلقین

عقیدے اور اعمال دونوں کی اصلاح ایسے اعلیٰ معیار پر کریں کہ جس پر کوئی انگلی نہ اٹھا سکے

آج یہ عہد کریں کہ ہم ہر وہ قربانی کریں گے جس سے ہماری اصلاح کی دیواریں مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 20 دسمبر 2013ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20 دسمبر 2013ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ خطبہ میں میں نے انسان کی عملی اصلاح میں روک بننے کے دو اسباب بیان کئے تھے۔ آج کے خطبہ میں مزید اسباب بیان کروں گا۔ فرمایا کہ انسان کی عملی اصلاح میں روک کا **تیسرا سبب** فوری اور قریب کے معاملات کو مدنظر رکھ کر دنیاوی فوائد کو جلد اور فوری حاصل کر لینا اور عقیدے کے معاملات جن کا زیادہ تر تعلق بعد کی زندگی سے ہے، انہیں نظرانداز کرنا ہے۔ فرمایا دھوکا، جھوٹ، فریب، غیبت اور ظلم و زیادتی کے فوری فوائد دور کے نقصان کو دل و دماغ سے نکال دیتے ہیں اور انسان بدیوں کا ارتکاب کر لیتا ہے۔ فرمایا کہ **چوتھا سبب** انسان کی عملی اصلاح کی کمزوری کا انسان کی غلط عادت پر پختہ ہو جانا ہے۔ جیسے کہ بعض لوگوں کو مختلف چیزوں کے نشے، جھوٹ بولنے اور گالی گلوچ کی عادت ہوتی ہے۔ الیکٹرونک میڈیا کے ذریعہ اب دنیا میں ہر جگہ عملی کمزوریاں پھیلائی جا رہی ہیں۔ بعض لوگ ٹی وی اور انٹرنیٹ کے نشے کی حد تک عادی بن جاتے ہیں کہ انہیں اپنے بیوی بچوں کے حقوق اور کھانے پینے تک کا بھی ہوش نہیں رہتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ عملی اصلاح میں روک کا **پانچواں بڑا سبب** بیوی بچے بھی ہیں، یہ عملی اصلاح کی راہ میں حائل ہوتے ہیں۔ بسا اوقات انسان کو بیوی بچوں کی تکالیف عملی طور پر ابتلاء میں ڈال دیتی ہیں اور وہ لوگوں کی امانتوں میں خیانت کرنے لگ جاتا ہے، بیوی بچوں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے دوسروں کے اموال غصب کر لیتا ہے۔ یتیم بچوں کا حق مارنے لگ جاتا ہے۔ فرمایا کہ بچوں کو زیادہ لاڈ پیار اور ناز نخرے میں رکھنا جہاں ماں باپ کی عملی حالت کو برباد کر رہا ہوتا ہے وہاں گھروں کو بھی برباد کر رہا ہوتا ہے۔

چھٹا سبب عملی اصلاح کی روک میں یہ ہے کہ انسان اپنی مستقل نگرانی نہیں رکھتا۔ عمل کا خیال ہر وقت رکھنا پڑتا ہے۔ فرمایا دیانتداری کا حکم ہے۔ دکاندار چیز بیچتے وقت ماپ تول میں کمی کر کے بددیانتی کرتا ہے، یا زیادہ قیمت بتا کر ناجائز منافع کماتا ہے۔ حضور انور نے بعض شکایات پر ربوہ اور قادیان کے دکانداروں کو دیانتداری کے ساتھ کاروبار یا تجارت کرنے کے بارے میں قیمتی نصائح فرمائیں۔ فرمایا اسی طرح ہر میدان کے احمدی کو اپنی دیانت کا حسن ظاہر کرنے کی ضرورت ہے۔ حضور انور نے احمدی مستورات کو پردہ کی پابندی کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔

حضور انور نے فرمایا کہ **ساتواں سبب** اعمال کی اصلاح میں روک کا یہ ہے کہ انسانی تعلقات اور رویے حاوی ہو جاتے ہیں اور خشیت اللہ میں کمی آ جاتی ہے۔ بسا اوقات لالچ، دوستانہ تعلقات، رشتے داری، لڑائی، بغض اور کینے ان اعمال کے اچھے حصوں کو ظاہر نہیں ہونے دیتے۔ فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی طرف نظر نہ کر کے محض دنیاوی عزت حاصل کرنے اور دنیاوی فوائد کے لئے جھوٹی گواہیاں دے دی جاتی ہیں فرمایا کہ **آٹھواں سبب** عملی اصلاح میں روک کا یہ ہے کہ عمل کی اصلاح اس وقت تک مشکل ہے جب تک خاندان کی اصلاح نہ ہو۔ اعمال کی اصلاح کے لئے گھر کے تمام افراد کو مل کر بہتری کی کوشش کرنی ہوگی۔ گھر کے سربراہ کا اس میں سب سے اہم کردار ہے۔ **اگر ہم اپنے اعمال کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں تو ان آٹھ باتوں کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔** پس نیک عمل کی عادت ڈالنے کے لئے ایسے طریق اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ جس سے مجبور ہو کر نیک اعمال بجالانے کی طرف توجہ پیدا ہو اور یہ کوشش بغیر قربانی کرنے کے نہیں ہو سکتی۔ ہر فرد جماعت کو اس کے لئے پختہ عہد کرنے کی ضرورت ہے ورنہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے جس کے لئے حضرت مسیح موعود مبعوث ہوئے کہ ہمارے عقیدے اور اعمال دونوں کی اصلاح ایسے اعلیٰ معیار پر ہو کہ جس پر کوئی انگلی نہ اٹھا سکے۔ پس آج ہمیں عہد کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم اپنی خواہشات کی قربانی بھی کریں گے، اپنے بیوی بچوں کی خواہشات کی قربانی بھی کریں گے اور ہر اس قربانی کی بھرپور کوشش کریں گے جس سے ہماری عملی اصلاح کی دیواریں مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ قادیان 2013ء کے موقع پر لندن سے اختتامی خطاب فرمائیں گے۔ جو مورخہ 29 دسمبر 2013ء کو پاکستانی وقت کے مطابق 3:30 بجے سہ پہر ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا جائے گا۔ احباب جماعت استفادہ فرمائیں۔

ایم ٹی اے کی نعمت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”آج ہم خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی نئی ایجادات کے ذریعے سے (دین حق) کی خوبصورت تعلیم کو حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں ہی ہر جگہ پہنچانے کا موقع میسر فرمایا ہے پس اس سے بھی فائدہ اٹھائیں اور ایم ٹی اے کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو نعمت میسر فرمائی ہے اس میں وہ تمام پروگرام جو آپ سمجھ سکتے ہیں وہ دیکھیں۔ خاص طور پر خطبہ جمعہ کو ضرور سننے کی عادت ڈالیں۔ کیونکہ اب تک کی ملاقاتوں میں جو جائزہ میں نے لیا ہے اس سے مجھے احساس ہوا ہے کہ کافی بڑی تعداد یہاں جماعت کی ہے جو ایم ٹی اے سے بھرپور فائدہ نہیں اٹھاتی۔ اس طرف جماعتی نظام بھی توجہ دے اور ذیلی تنظیمیں بھی توجہ دیں اور دیکھیں کہ کتنے لوگ ایم ٹی اے سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اور کیا کوشش کرنی چاہئے جن سے اس سے بھرپور فائدہ اٹھایا جا سکے کیونکہ جتنی زیادہ دنیا میں مذہب سے دور لے جانے والی دلچسپیاں پیدا ہو رہی ہیں اتنی زیادہ ہمیں اس سلسلے میں کوشش کرنے کی ضرورت ہے“۔

(خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 708)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کی دوسری جماعتوں کی طرح جماعت احمدیہ جاپان بھی ترقی کی طرف بڑھنے والی اور اس طرف قدم مارنے والی جماعتوں میں سے ہے۔ اخلاص و وفا اور مالی قربانیوں میں بڑھنے والی جماعتوں میں سے ہے

انسان کی پیدائش کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔ ہم جب بیوت بناتے ہیں یا اجتماعی عبادت کے لئے کوئی جگہ خریدتے ہیں۔ تو یہی مقصد پیشِ نظر ہونا چاہئے کہ ہم نے مستقل مزاجی کے ساتھ اپنی پیدائش کے مقصد کی بلندیوں پر جانا ہے

یہ لوگ یہ نہیں دیکھیں گے کہ آپ نے اس (بیت) کے بنانے کے لئے کیا قربانیاں دیں؟ لوگ دیکھیں گے کہ آپ کی عملی حالت کیا ہے؟ آپ کا خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق کیسا ہے؟ آپ میں شامل ہو کر اُن لوگوں میں کیا انقلاب آ سکتا ہے؟

کوئی نئی چیز اگر ہم ان کو دے سکتے ہیں تو خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کا طریق سکھا سکتے ہیں۔ ہم یہی ان کو بتا سکتے ہیں کہ اب زندہ مذہب صرف (دین حق) ہے۔ ہم یہ بتا سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق کس طرح ادا ہوتا ہے؟ ہم یہ بتا سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح دعاؤں کو سنتا ہے؟ ہم یہ بتا سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے کس طرح کلام کرتا ہے؟ لیکن یہ سب کچھ کرنے کے لئے ہمیں اپنے جائزے لینے ہوں گے۔ خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنا ہوگا۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی ہوگی۔ اپنی عبادتوں کے حق ادا کرنے ہوں گے۔ آپس میں محبت اور پیار سے رہنا ہوگا۔ اپنے اخلاق کے وہ اعلیٰ معیار حاصل کرنے ہوں گے جو جاپانی قوم کے اخلاق سے بہتر ہوں

اس وقت جس کامیابی کے حصول کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے وہ ہے حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنا اور آپ کی بعثت کا مقصد بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنا اور اس سے زندہ تعلق پیدا کروانا ہے۔ اسی طرح مخلوق کے جو ایک دوسرے پر حق ہیں اُن کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانا اور اُن کی ادائیگی کرنا ہے

اب ایک نئی (بیت) انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی بن جائے گی، اس سے دعوت الی اللہ کے مزید راستے کھلیں گے۔ ان راستوں پر ہر احمدی کو نگران بن کر کھڑا ہونا پڑے گا تا کہ جو اِن راستوں پر چلنے کے لئے آئے، جو اِن کی تلاش کرنے کی کوشش کرے، وہاں ہر پرانا احمدی جو احمدیت کے بارے میں علم رکھتا ہے راہنمائی کے لئے موجود ہو

بیت الاحد کا رقبہ تقریباً تین ہزار مربع میٹر ہے اور ساٹھ فیصد حصہ مسقّف ہے، چھتا ہوا ہے۔ نماز کا ہال ہے جس میں بیک وقت پانچ سو نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ کمرے اور رہائشی کوارٹرز ہیں، تقریباً آٹھ لاکھ ڈالر میں اخراجات سمیت اس کی خرید کی گئی ہے

تحریک جدید کے 80 ویں سال کے آغاز کا اعلان

اس سال تحریکِ جدید میں جماعت کو اٹھہتر لاکھ انہتر ہزار ایک سو پاؤنڈ (78,69,100) کی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی جو گزشتہ سال سے تقریباً ساڑھے چھ لاکھ پاؤنڈ زیادہ ہے

تحریک جدید میں مالی قربانی میں پاکستان اوّل، جرمنی دوم، امریکہ سوم اور برطانیہ چوتھے نمبر پر رہے مختلف پہلوؤں سے مالی قربانی پیش کرنے والے ممالک اور جماعتوں کا جائزہ

اللہ تعالیٰ تمام قربانی کرنے والوں کے جو کسی بھی صورت میں قربانی کر رہے ہیں اور تحریک جدید میں بھی جنہوں نے حصہ لیا، اُن کو بھی، اُن کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے اور اُن کو ایمان اور ایقان میں بھی بڑھاتا چلا جائے اور یہ قربانیاں خالصۃً لِلّٰہ ہوں اور اللہ تعالیٰ ان کو قبول بھی فرماتا رہے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 8 نومبر 2013ء بمطابق 8 نبوت 1392 ہجری شمسی بمقام ناگویا جاپان

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً سات سال کے بعد مجھے جماعت احمدیہ جاپان سے یہاں آ کر مخاطب ہونے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کی دوسری جماعتوں کی طرح جماعت احمدیہ جاپان بھی ترقی کی طرف بڑھنے والی اور اس طرف قدم مارنے والی جماعتوں میں سے ہے۔ اخلاص و وفا اور مالی قربانیوں میں بڑھنے والی جماعتوں میں سے ہے۔ لیکن افرادِ جماعت کو یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ کبھی ان کے دل میں یہ خیال نہ آئے کہ ہم ترقی کی طرف بڑھ رہے ہیں، ہماری تعداد میں بھی کچھ اضافہ ہوا ہے، ہماری مالی قربانیاں بھی بڑھی ہیں، ہم نے ایک نئی جگہ خرید لی ہے جو یہاں ضروریات کے لئے کئی سال کے لئے کافی ہے۔ ہم نے ایک نئی جگہ اس لئے خرید لی کہ ہمارے عبادتوں کے علاوہ دوسرے فنکشنز بھی وہاں ہو سکیں۔ یہ نیا مرکز جو آپ نے خریدا ہے اس کی تفصیلات بھی مَیں آگے بیان کروں گا لیکن یہاں یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ یہ نئی وسیع جگہ جو آپ کی نمازوں کے لئے کافی ہے اور جو جماعت کی موجودہ تعداد ہے، اس کے لحاظ سے جلسوں کے لئے بھی کچھ عرصے کے لئے کافی ہوگی۔ دفاتر کے لئے بھی آپ کو جگہ مل جائے گی۔ گیسٹ ہاؤس ہے، مشن ہاؤس ہے اور دوسری سہولتیں ہیں اور جماعت احمدیہ جاپان نے اس کی خرید

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ　مطبع: ضیاء الاسلام پریس　مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ　قیمت 5 روپے

کے لئے بڑی مالی قربانیاں بھی دی ہیں۔ اور مالی قربانیوں کا حق بھی ادا کیا ہے لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ حقیقی حق ادا ہوتا ہے جب ہم ان باتوں کو سمجھیں اور اُن پر عمل کریں جو حضرت مسیح موعود نے ہمیں کرنے کے لئے کہی ہیں۔ آپ کی بیعت میں آکر ہمیں ان باتوں کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جو ایک حقیقی (مومن) کے لئے ضروری ہیں۔ وقتی جذبات کے تحت بعض قربانیاں اور بعض عمل بے شک بعض اوقات نیکیوں کی طرف رغبت دلانے کا باعث بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر کئے گئے ہوں تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے اور اُن کو سمیٹنے والے بھی بن جاتے ہیں لیکن ہم جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل ہونے والا کہتے ہیں، ہمارے مقصد حقیقت میں تب حاصل ہو سکتے ہیں جب ہم مستقل مزاجی سے اپنے ہر عمل کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرنے کی کوشش کریں۔ جب ہم جماعت احمدیہ کے قیام کے مقصد کو اپنے پیشِ نظر رکھیں۔ حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’مُنْعَمْ عَلَیْھِمْ لوگوں میں جو کمالات ہیں اور صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ فرمایا ہے ان کو حاصل کرنا ہر انسان کا اصل مقصد ہے اور ہماری جماعت کو خصوصیت سے اس طرف متوجہ ہونا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلے کو قائم کرنے سے یہی چاہا ہے کہ وہ ایسی جماعت تیار کرے جیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیار کی تھی تا کہ اس آخری زمانے میں یہ جماعت قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور عظمت پر بطور گواہ ٹھہرے۔‘‘

(الحکم 31مارچ 1905ء جلد 9 شمارہ نمبر 11 صفحہ 6 کالم 2)

پس یہ ہماری بہت بڑی ذمہ داری ہے جو حضرت مسیح موعود نے لگائی ہے کہ ہم نے اُن مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت نے حاصل کئے یا اُن کو حاصل کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے مسلسل جان، مال اور وقت کی قربانی دی۔ اور اللہ تعالیٰ کے حقوق ڈرتے ہوئے ادا کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور ڈرتے رہے اور اپنی دعائیں پیش کرتے رہے۔ کسی قربانی پر فخر نہیں کیا بلکہ یہ دعا کرتے رہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کئے تو ایسے کہ اپنی راتوں کو بھی عبادتوں سے زندہ رکھا اور اپنے دنوں کو بھی باوجود دنیاوی کاروباروں کے اور دھندوں کے یادِ خدا سے غافل نہیں ہونے دیا۔

پس یہ وہ مقصد ہے جو ہم میں سے ہر ایک کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ یہی وہ مقصد ہے جس کے بارے میں قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تم نے یہ مقصد پا لیا تو اپنی پیدائش کے مقصد کو حاصل کر لیا۔ کیونکہ انسان کی پیدائش کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔ ہم جب (بیوت) بناتے ہیں یا اجتماعی عبادت کے لئے کوئی جگہ خریدتے ہیں تو یہی مقصد پیشِ نظر ہونا چاہئے کہ ہم نے مستقل مزاجی کے ساتھ اپنی پیدائش کے مقصد کی بلندیوں پر جانا ہے۔ دنیا میں تو جو مقاصد ہیں اُن کی بعض حدود ہیں۔ ایک خاص بلندی ہے جس کے بعد انسان خوش ہو جاتا ہے کہ میں نے اُسے پا لیا ہے۔ یا اس دنیا میں ہی اس کے نتائج حاصل کر لئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی بندگی اور عبادت کا مقصد تو ایسا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ سے قربت کے نئے سے نئے دروازے کھولتا چلا جاتا ہے اور پھر مرنے کے بعد بھی اس دنیا کے عملوں کی اگلے جہان میں جزا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے لامحدود رحم اور فضل کے تحت ترقی ممکن ہے اور ہوتی چلی جاتی ہے اور ایسے انعامات کا انسان وارث بنتا ہے جو انسان کی سوچ سے بھی باہر ہیں۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے ترقی کی منازل طے کیں اور ’’رضی اللہ عنہ‘‘ کا اعزاز پایا۔

پس حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میں اپنی جماعت کے افراد کو اسی طرح ترقی کی منازل طے کرتا دیکھنا چاہتا ہوں جس سے وہ اپنے مقصدِ پیدائش کو حاصل کر کے پھر اس کے مدارج میں ترقی کرتے چلے جائیں ان کے درجے بلند ہوتے چلے جائیں، اور وہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کے حاصل کرنے والے بنتے چلے جائیں۔ آپ نے فرمایا کہ میری جماعت میں ایسے لوگ ہوں جو قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت پر بطور گواہ ٹھہریں۔ کیا قرآن کریم جو اللہ تعالیٰ کی آخری اور مکمل کتاب ہے اس کی عظمت ہماری گواہی سے ہی ثابت ہوگی؟ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو اللہ تعالیٰ کے آخری نبی، سب سے پیارے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں، اُن کی عظمت ہمارے کسی عمل کی مرہونِ منت ہے؟ نہیں۔ حضرت مسیح موعود کی اس سے مراد یہ ہے کہ ہمارے عملوں میں ایک انقلاب قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کر کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چل کر ظاہر ہو۔ اور اس طرح ظاہر ہو کہ دنیا کہہ سکے کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کی زندگیوں میں یہ انقلاب قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم پر عمل کر کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چل کر آیا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حق کی ادائیگی جو عبادت کرنے کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے سے ہوتی ہے، اس کا حق ادا کرنے والے ہیں اور حقوق العباد کی ادائیگی جو ہر قسم کے خُلق کی اعلیٰ مثال قائم کرنے سے ہوتی ہے اُس کا حق ادا کرنے والے ہیں۔

پس جس طرح کہ مجھے جو رپورٹ دی گئی ہے اس میں اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ ہمارے ایک جاپانی غیر مسلم وکیل دوست نے، آپ کی جو نئی جگہ خریدی گئی ہے جس کا نام ’’...... بیت الاحد‘‘ رکھا گیا ہے، ابھی تکمیل کے مراحل میں ہے اس کے مختلف مواقع پر جو بھی روکیں پیدا ہوتی رہیں ان میں انہوں نے بے لوث مدد کی۔ وہ اس وجہ سے کہ جماعت کے حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے کی گئی مختلف کوششوں جو زلزلوں اور سونامی کے دوران میں کی گئیں اُن کاموں کی اُن کی نظر میں بہت اہمیت تھی اور انہوں نے کہا کہ جماعت کے جاپان پر بہت احسانات ہیں جس کی وجہ سے مَیں یہ کام بلا معاوضہ کروں گا۔ بہر حال جماعت نے اگر کوئی کام کیا تو کسی احسان کی غرض کے لئے نہیں بلکہ اپنا فرض ادا کیا اور کرنا چاہئے جہاں بھی وہ کسی کو کسی مشکل میں دیکھیں۔ لیکن انہوں نے بہر حال اپنے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کیا اور جماعت کی اس تھوڑی سی خدمت کو سراہتے ہوئے وہ جماعت کے قریب آئے۔ تو یہ حقوق العباد کی ادائیگی کا کام تو ہم نے کرتے رہنا ہے، چاہے کوئی ہمارے کام آئے یا نہ آئے۔ اور یہی حقوق العباد کا کام ہے جو جب ہم یہ بتائیں گے اور بتانا چاہئے کہ قرآن کریم کی تعلیم ہے اور ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ ہے اور ہمیں حکم ہے کہ مخلوق کی خدمت کرو۔ تو مزید اس تعارف میں وسعت پیدا ہوگی، مزید لوگ اِن جاپانی وکیل جیسے سامنے آئیں گے جو جماعت کی خدمات کو سراہیں گے، جن پر (دین) کی حقیقی تعلیم روشن ہوگی۔ (دین) کا تعارف بڑھے گا (دینی) تعلیم کی عظمت ان پر قائم ہوگی اور یوں (دعوت الی اللہ) کے مزید راستے کھلیں گے۔ یہ (-) الاحد جس کو انشاء اللہ تعالیٰ جیسا کہ میں نے کہا جو معمولی قانونی تقاضے رہ گئے ہیں اُن کے پورا ہونے کے بعد (بیت) کی شکل بھی دے دی جائے گی۔ تو اس سے جماعت کا مزید تعارف بڑھے گا۔ مزید قرآن کریم کی تعلیم کا تعارف کروانے کا موقع ملے گا اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود کی خواہش بھی تھی اور آپ نے فرمایا بھی ہے کہ ان لوگوں کا (دین) کی طرف رجحان پیدا ہو رہا ہے اس لئے کہ یہ لوگ نیک فطرت لگتے ہیں اس لئے (دین) کی طرف رجحان پیدا ہو رہا ہے، اس لئے ان کے لئے (دین) کا تعارف پیش کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس کے لئے آپ نے فرمایا کہ (دین) کے تعارف پر مشتمل جاپانی زبان میں ایک کتاب بھی لکھی جائے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 372-371۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

تو بہر حال اس کتاب پر بھی کام ہو رہا ہے۔

آپ لوگ جو یہاں رہنے والے ہیں، جن کی اکثریت پاکستانیوں اور پرانے احمدیوں پر مشتمل ہے، آپ کو اپنی عملی حالتوں کی طرف نظر کرنی ہوگی کہ اب پہلے سے بڑھ کر لوگ آپ کی طرف دیکھیں گے۔ آپ جب (دعوت الی اللہ) کریں گے، (دین حق) کا پیغام پہنچائیں گے تو لوگ آپ کی عملی حالتوں کی طرف دیکھیں گے کہ وہ کیا ہیں؟ یہ لوگ یہ نہیں دیکھیں گے کہ آپ نے اس (بیت) کے بنانے کے لئے کیا قربانیاں دیں؟ لوگ دیکھیں گے کہ آپ کی عملی حالت کیا ہے؟ آپ کا خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق کیسا ہے؟ آپ میں شامل ہو کر اُن لوگوں میں کیا انقلاب آ سکتا ہے؟ دنیاوی لحاظ سے تو یہ لوگ آپ سے بہت آگے ہیں۔ ظاہری اخلاق بھی ان کے بہت اعلیٰ ہیں۔ کوئی

نئی چیز اگر ہم ان کو دے سکتے ہیں تو خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کا طریق سکھا سکتے ہیں۔ ہم یہی ان کو بتا سکتے ہیں کہ اب زندہ مذہب صرف (دین حق) ہے۔ ہم یہ بتا سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق کس طرح ادا ہوتا ہے؟ ہم یہ بتا سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح دعاؤں کو سنتا ہے؟ ہم یہ بتا سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے کس طرح کلام کرتا ہے؟ لیکن یہ سب کچھ کرنے کے لئے ہمیں اپنے جائزے لینے ہوں گے۔ خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنا ہوگا۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی ہوگی۔ اپنی عبادتوں کے حق ادا کرنے ہوں گے۔ آپس میں محبت اور پیار سے رہنا ہوگا۔ اپنے اخلاق کے وہ اعلیٰ معیار حاصل کرنے ہوں گے جو جاپانی قوم کے اخلاق سے بہتر ہوں۔ جیسا کہ میں نے کہا ظاہری اخلاق تو ان میں بہت ہیں۔ انسانی ہمدردی بھی ان میں ہے۔ احسان کا بدلہ احسان کرکے ادا کرنے کی (دینی) تعلیم پر بھی یہ عمل کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے اس لئے فرمایا ہے کہ ان لوگوں میں جو توجہ پیدا ہوئی ہے، یہ کسی سعادت مندی کی وجہ سے ہے اس لئے ان کو (دین) کی اصل اور حقیقی تعلیم سے آگاہ کرنا بہت ضروری ہے۔ پس اس سعادت سے جو ان لوگوں میں ہے، بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔ جو اخلاق ان میں ہیں ان اخلاق سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے اور اس کے لئے ہمیں (دین) کا حُسن انہیں دکھانا ہوگا خدا تعالیٰ کا بندہ سے تعلق کا عملی نمونہ انہیں دکھانا ہوگا۔ اس کے لئے یہاں رہنے والے ہر احمدی کو قرآن کریم کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کو ہر وقت سامنے رکھنا ہوگا۔ پس اس بات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اس کے لئے حضرت مسیح موعود نے جو راہنمائی فرمائی ہے اس کی جگالی کرتے رہیں۔ ان میں سے بعض باتیں میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

پہلی بات تو ہمیشہ ہمیں اپنے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ عہدوں کے بارے میں پوچھے گا۔ جو تم نے عہد کئے ہیں اُس کے بارے میں پوچھے گا۔ اور اس زمانے میں ہم نے جو حضرت مسیح موعود سے عہدِ بیعت کیا ہے، اتنا کافی نہیں کہ ہم نے بیعت کر لی اور احمدی ہو گئے۔ جو پرانے احمدی ہیں وہ خلافت کے ہاتھ پر بیعت کی تجدید کر لیں اور اتنا ہی کافی سمجھیں۔ عہدِ بیعت ایک مطالبہ کرتا ہے جس کو حضرت مسیح موعود نے دس شرائط بیعت کی صورت میں ہمارے سامنے پیش فرمایا۔ اگر اس کا خلاصہ بیان کریں تو یہ ہے کہ ہر حالت میں دین، دنیا پر مقدم رہے گا۔ ہم ہمیشہ یہ کوشش کریں گے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ''تم دیکھتے ہو کہ مَیں بیعت میں یہ اقرار لیتا ہوں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ یہ اس لیے تا کہ میں دیکھوں کہ بیعت کنندہ اس پر کیا عمل کرتا ہے۔'' (ملفوظات جلد 1 صفحہ 350۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

آپ نے فرمایا کہ: ''اگر کوئی دنیاوی کام ہو تو اس کے لئے تم بڑی محنت کرتے ہو تب جا کر اس میں کامیابی حاصل ہوتی ہے لیکن دین کے لئے محنت کرنے کا درد نہیں ہے، وہ کوشش نہیں ہے جس سے ہر وقت خدا تعالیٰ سامنے رہے اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ڈھالنے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش رہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 5 صفحہ 329۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

آپ فرماتے ہیں، مجھے سوز و گداز رہتا ہے کہ جماعت میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو۔ جو نقشہ اپنی جماعت کی پاک تبدیلی کا میرے دل میں ہے وہ ابھی پیدا نہیں ہوا اور اس حالت کو دیکھ کر میری وہی حالت ہے۔ (۔) (الشعراء:4) یعنی تو شاید اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالے گا کہ وہ کیوں نہیں مؤمن ہوتے۔ فرمایا کہ میں نہیں چاہتا کہ چند الفاظ طوطے کی طرح بیعت کے وقت رَٹ لئے جاویں، اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ تزکیہ نفس کا علم حاصل کرو کہ ضرورت اسی کی ہے۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 352-351۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اپنے نفس کو کس طرح پاک کرنا ہے یہ جاننے کی کوشش کرو۔

آپ نے بیعت میں آنے کے بعد کی اصل غرض کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

''تم اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرو اور بالکل ایک نئے انسان بن جاؤ۔ اس لئے ہر ایک کو تم میں سے ضروری ہے کہ وہ اس راز کو سمجھے اور ایسی تبدیلی کرے کہ وہ کہہ سکے کہ میں اور ہوں''۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 352۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یعنی جو پہلے تھا، وہ نہیں رہا۔ پس یہ درد ہے جو ہمیں محسوس کرنے کی ضرورت ہے۔

یہ الفاظ حضرت مسیح موعود نے اُن لوگوں کے لئے کہے جو آپ کی صحبت سے فیض یاب ہو رہے تھے۔ اگر ان کا معیار حضرت مسیح موعود کی خواہش کے مطابق نہیں تھا اور کمیاں تھیں تو ہمارے زمانے میں تو یہ کمیاں کئی گنا بڑھ چکی ہیں اور ان کو دُور کرنے کے لئے ہمیں کوشش بھی کئی گنا بڑھ کر کرنی ہوگی۔ تبھی ہم آپ کے درد کو ہلکا کرنے والے بن سکیں گے۔ اب یہ جو آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں کی یہ حالت دیکھ کے میری یہ حالت ہے کہ اپنے آپ کو ہلاک نہ کر لوں کہ کیوں نہیں مومن ہوتے؟ اس کا مطلب غیروں کے لئے تو بے شک یہ ہے کہ وہ ایمان کیوں نہیں لاتے لیکن یہاں آپ کو اپنوں کے لئے فکر ہے اور یہ فکر ہے کہ وہ مقام حاصل کیوں نہیں کرتے جو ایک مومن کیلئے ضروری ہے۔ قرآن کریم نے ایسے ماننے والوں کے لئے یہ فرمایا ہے کہ یہ تو کہو کہ ہم (دین) لائے، فرمانبرداری اختیار کی، نظام جماعت میں شامل ہو گئے، یہ مان لیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیّین ہیں۔ یہ مانتے ہیں کہ آنے والا مسیح موعود اور مہدی موعود...... آ گیا ہے۔ اور ہم نے اس کی بیعت کر لی ہے اور اُس میں شامل ہو گئے، لیکن ایمان ابھی کامل طور پر تم میں پیدا نہیں ہوا۔ ایمان کے لئے بہت سی شرائط ہیں جن کو پورا کرنا ضروری ہے۔ مثلاً مومن سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کا مطلب ہے کہ ہر دنیاوی چیز اور رشتے کو خدا تعالیٰ کے مقابل پر اہمیت نہ دینا، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد جگہ ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کی شرط رکھی ہے۔ یعنی نیک عمل بھی ہوں اور موقع اور مناسبت کے لحاظ سے بھی ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کو مدّنظر رکھتے ہوئے بھی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو جو حکم دیئے ہیں اُن میں عبادت کا حق ادا کرنے کے ساتھ جو انتہائی ضروری ہے فرمایا مومن وہ ہے جو اصلاح بین الناس کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے آپس میں اصلاح کی کوشش کرتے ہیں، فساد اور فتنے نہیں ڈالتے۔ ان کے مشورے دنیا کی بھلائی کے لئے ہیں، نقصان پہنچانے کے لئے نہیں۔ مومن وہ اعلیٰ قوم ہیں جو نیکی کی ہدایت کرتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں۔ مومن وہ ہیں جو امانتوں کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ جو اپنے عہد کی پابندی کرنے والے ہیں۔ جو سچائی پر قائم رہنے والے ہیں۔ جو قولِ سدید کے اس قدر پابند ہیں کہ کوئی پیچ دار بات ان کے منہ سے نہیں نکلتی۔ اپنوں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو دیتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کی خاطر قربانی کے جذبے سے سرشار ہیں۔ صحابہ نے ایک دوسرے کی خاطر قربانی کا ایسا نمونہ دکھایا کہ اپنی دولت، گھر کا سامان، جائیداد غرض کہ ہر چیز ایک دوسرے کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔

پھر مومن کی یہ نشانی ہے کہ حسنِ ظن رکھتے ہیں، ہر وقت بدظنیاں نہیں کر لیتے۔ سنی سنائی باتوں پر یقین کرکے ایک دوسرے کے خلاف دل میں کینے اور بغض نہیں بھر لیتے۔ اگر آپ لوگ، ہر ایک ہر فرد جماعت اس ایک بات پر ہی سو فیصد عمل کرنے لگ جائے تو یہاں ترقی کی رفتار بھی کئی گنا بڑھ سکتی ہے۔ بیویوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرتے ہیں، یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اگر یہاں جاپانی عورتوں سے جنہوں نے شادیاں کی ہیں ہر ایک بیویوں سے (دینی) تعلیم کے مطابق حسنِ سلوک کرنے لگ جائے تو یہ بات اُن کے سسرالی عزیزوں میں (دعوت الی اللہ) کا ذریعہ بن جائے گی۔

پھر مومن ایک دوسرے کی غلطیوں کو معاف کرتے ہیں اور صرفِ نظر کرنے والے ہیں۔ پھر مومن عاجزی دکھانے والے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے اس کو اپنے ایک شعر میں یوں بیان فرمایا ہے کہ:۔

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں   شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 18)

عاجزی دکھاؤ گے ہر ایک سے کم تر اپنے آپ کو سمجھو گے تبھی اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے

والے بن سکو گے۔

پس اگر اللہ تعالیٰ کا قرب چاہتے ہیں تو عاجزی شرط ہے۔ تکبر اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔ عہدیدار بھی اپنے اپنے دائرے میں عاجزی اختیار کریں اور افراد جماعت بھی عاجزی اختیار کریں۔ غصہ کو دبانے والے ہوں۔ یہ ایک مومن کی نشانی ہے۔ اپنے عہدوں کو پورا کریں جیسا کہ پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ عہدوں کے بارے میں پوچھے گا اور ہم نے اس زمانے میں جو عہد بیعت کیا ہے اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے اور اسے پورا کرنے اور نبھانے کی ضرورت ہے اور یہ اس صورت میں ہو گا جب ہم ہر نیک عمل بجالانے والے ہوں گے۔ اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ڈھالنے والے ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود نے جو جماعت کا مقصد بیان فرمایا ہے اس کے مطابق چلنے والے ہوں گے۔

پس میں اس وقت زیادہ تفصیل میں تو یہ احکامات بیان نہیں کر سکتا، بے شمار احکامات ہیں۔ ہر ایک اپنے جائزے لے کہ کیا وہ قرآنی احکامات کے مطابق زندگی گزارنے والا ہے؟ کیا وہ حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آکر آپ کی خواہش کو پورا کرنے والا ہے؟ کیا اس کا ہر عمل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہے؟ حضرت مسیح موعود کا جو شعر میں نے پڑھا ہے کہ ’’بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں‘‘ یہ حالت اگر ہم میں سے ہر ایک پر طاری ہو گی تو تبھی ہم دوسروں کو معاف کرنا بھی سیکھیں گے، بدظنیاں کرنے سے بھی بچیں گے اور جماعت کی ترقی کیلئے مفید وجود بنیں گے۔

پس ہر ایک کو حضرت مسیح موعود کے درد اور فکر کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ یہی باتیں ہیں جو تزکیہ نفس کا باعث بنتی ہیں۔ آپس میں محبت، پیار اور بھائی چارے پیدا کریں۔ ایک دوسرے کے نقص اور خامیاں تلاش کرنے کی بجائے ایک دوسرے کی خوبیاں تلاش کریں۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان سے اٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ‘‘۔ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 175۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

فرمایا: ’’تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے تو خدا تمام روکاوٹوں کو دور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے‘‘۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 175۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اعلیٰ کام جس کی طرف توجہ دلائی، وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کو پھیلانے کے لئے سعی کرو، کوشش کرو۔

اس وقت جس کامیابی کے حصول کیلئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے وہ ہے حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنا اور آپ کی بعثت کا مقصد بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنا اور اس سے زندہ تعلق پیدا کروانا ہے۔ اسی طرح مخلوق کے جو ایک جو دوسرے پر حق ہیں اُن کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانا اور اُن کی ادائیگی کرنا ہے۔ اور یہ سب کچھ اُس وقت ہو سکتا ہے جب ہم کامل مومن بننے کی کوشش کریں تا کہ (دین) کی خوبصورت تعلیم ہر جگہ تک پہنچا سکیں۔ پس پھر مَیں کہتا ہوں کہ ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

جاپان کی جماعت ایک چھوٹی سی جماعت ہے، اس میں اگر چند ایک بھی ایسے ہوں جو اپنے قول و فعل میں تضاد رکھتے ہوں تو جماعت میں یہ بات ہر ایک پر اثر انداز ہوتی ہے، خاص طور پر نوجوانوں اور بچوں پر اس کا ایسا اثر پڑتا ہے کہ وہ دین سے دُور ہٹ سکتے ہیں۔ جو جاپانی احمدیت کے قریب ہیں وہ بھی ایسی باتیں دیکھ کے دور ہٹ جائیں گے۔ جو جاپانی عورتیں یا مرد احمدی مرد یا عورت سے شادی کے بعد احمدیت کے قریب آئے ہیں، وہ بھی دُور چلے جائیں گے۔ پس یہ بہت فکر کا مقام ہے۔ سب سے پہلے اس کی ذمہ داری صدر جماعت اور مشنری انچارج کی ہے کہ وہ ایک باپ کا کردار ادا کرے اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش میں لگا رہے۔ اپنے عہدہ کے لحاظ سے بھی، اپنے علم کے لحاظ سے بھی سب سے بڑی ذمہ داری اُسی کی ہے اور وہ اس کے لئے پوچھا جائے گا۔ لاعلمی ہو، بے علمی ہو، کم علمی ہو تو اور بات ہے لیکن جب سب کچھ ہو اور پھر اُس پر عمل نہ ہو تو زیادہ سوال جواب ہوتے ہیں۔ اور افرادِ جماعت میں سے بھی ہر ایک جو ہے وہ اپنے جائزے لے۔ پھر ہر جماعتی عہدیدار کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا وہ اپنے عہدوں کا حق ادا کر رہا ہے؟ کیا کہیں اس حق کے ادا نہ کرنے سے وہ جماعت میں بے چینی تو نہیں پیدا کر رہا؟ پھر ذیلی تنظیموں کے عہدیدار ہیں، اُن کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ ہر ایک اپنی امانتوں اور عہدوں کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ کس حد تک تم نے ادا کئے۔ اجلاسوں میں، جلسوں میں جو پروگرام ہیں، وہ جاپانی زبان میں ہونے چاہئیں۔ یہ بھی مجھے بعض شکوے پہنچتے ہیں کہ جو جاپانی چند ایک ہیں اُن کو سمجھ نہیں آتی کہ اجلاسوں میں کیا ہو رہا ہے۔ جن عورتوں کو یا مردوں کو جاپانی زبان اچھی طرح سمجھ نہیں آتی اُن کے لئے اردو میں ترجمہ کا انتظام ہو۔ نہ کہ اردو پروگرام ہوں اور جاپانی میں ترجمے ہوں۔ یہاں بات الٹ ہونی چاہئے۔ **سارے اجلاسات جاپانی میں ہوں اور ترجمہ اردو میں ہو۔ جاپانی احمدیوں کو زیادہ سے زیادہ اپنے پروگراموں کا حصہ بنائیں، ان سے تقریریں بھی کروائیں، ان کو نظام بھی سمجھائیں اور ان سے دوسری خدمات بھی لیں۔** جیسا کہ مَیں نے کہا تھا، اب ایک نئی (بیت) انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی بن جائے گی، اس سے (دعوت الی اللہ) کے مزید راستے کھلیں گے۔ ان راستوں پر ہر احمدی کو نگران بن کر کھڑا ہونا پڑے گا تا کہ جو اِن راستوں پر چلنے کے لئے آئے، جو ان کی تلاش کرنے کی کوشش کرے، وہاں ہر پرانا احمدی جو احمدیت کے بارے میں علم رکھتا ہے راہنمائی کے لئے موجود ہو۔ اور جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں، یہ کام نہیں ہو سکتا اگر ہر ایک کا خدا تعالیٰ سے تعلق قائم نہ ہو، اُس احد خدا کی عبادت کا حق ادا نہ ہو جس کے نام پر یہ (بیت) بنائی جا رہی ہے، اُس اَحد خدا کی غنیٰ کا اِدراک نہ ہو جس کا کسی سے رشتہ نہیں۔ اُس کے لئے معزز وہی ہے جو تقویٰ پر چلنے والا ہے، عبادتوں کا حق ادا کرنے والا ہے اور اعمالِ صالحہ بجالانے والا ہے، مخلوقِ خدا کی رہنمائی اور اُسے خدا تعالیٰ کے حضور جھکانے کی کوشش کرنے والا ہے۔ آپس میں ایسے مومن بن کر رہنے والا ہے جو رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ کی مثال ہوتے ہیں۔

پس ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ صرف عہدیداران کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ ہر احمدی مرد، عورت، جوان، بوڑھے کی ذمہ داری ہے کہ وہ صرف عہدیداروں کی غلطیاں نکالنے پر مصروف نہ ہو جائے بلکہ اپنے جائزے لے کر اپنے آپ کو خدائے واحد و یگانہ کے ساتھ تعلق جوڑنے والا بنائے، خدائے رحمان سے تعلق جوڑ کر عبدِ رحمان بنے۔ اور اس (بیت) کا حق ادا کرنے کی تیاری کریں جو انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب آپ کو ملنے والی ہے۔ اپنی قربانیوں کو اللہ تعالیٰ کے حضور قبولیت کا درجہ دلانے کی کوشش کریں جو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ہو سکتا ہے، اپنی کوشش سے نہیں ہوتا۔ اس کے لئے دعاؤں کی بھی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگنے کی بھی ضرورت ہے، عاجزی کی بھی ضرورت ہے۔

جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ (بیت) کے بارے میں کچھ تفصیل بتاؤں گا۔ جو تفصیل میرے سامنے آئی ہے، وہ اس وقت سامنے رکھتا ہوں۔ پرانا جو مشن ہاؤس 1981ء میں خریدا گیا تھا، اس کی تفصیلات بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ ایک چھوٹا سا مکان تھا۔ لیکن بہر حال (-) بیت الاحد کا رقبہ تقریباً تین ہزار مربع میٹر ہے اور ساٹھ فیصد حصہ مسقّف ہے، چھتا ہوا ہے۔ نماز کا ہال ہے جس میں بیک وقت پانچ سو نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ کمرے اور رہائشی کوارٹرز ہیں، تقریباً آٹھ لاکھ ڈالر میں اخراجات سمیت اس کی خرید کی گئی ہے۔

بہر حال جب آپ کو توجہ دلائی گئی کہ نیا مرکز خریدیں تو جیسا کہ پہلے میں ذکر کر چکا ہوں، جماعت جاپان نے مالی قربانیاں کیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جگہ خرید لی۔ چھوٹی سی جماعت ہے لیکن اللہ کے فضل سے بڑی قربانی کی ہے، اس لحاظ سے بہت سے لوگوں نے بڑی بڑی رقمیں ادا کی ہیں۔ بچوں نے اپنے جیب خرچ ادا کئے، عورتوں نے اپنے زیور ادا کئے اور بعض نے اپنے پاکستان میں گھر بیچ کر رقمیں ادا کیں یا کوئی جائیداد بیچ کر رقم ادا کی۔ بعض نے اپنے قیمتی اور عزیز

زیور، پرانے بزرگوں سے ملے ہوئے زیور، بیچ کر (بیت) کے لئے قیمت ادا کی۔ غرض کہ مالی قربانیوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک دوسرے سے بڑھ کر قربانی کرنے کی آپ نے کوشش کی اور پیش کیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سب مالی قربانیاں قبول فرمائے اور آپ لوگوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔

اب جیسا کہ مَیں نے کہا تھا (بیت) کی جو رجسٹریشن ہے وہ آخری مراحل میں ہے، اگر پہلے ہو جاتی تو شاید یہ جمعہ وہیں ہوتا، لیکن انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے جلد مل جائے گی۔ اور کہتے ہیں کہ جن جاپانی وکیل کا میں نے ذکر کیا ہے، اگر وہ بھی فیس لیتے تو کم از کم بیس ہزار ڈالر فیس ہوتی۔ تو یہ بھی اُن کا بڑا احسان ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو جزا دے۔

پس یہ (بیت) کی جو کوشش ہے، یہ آپ نے چند مہینوں میں کی۔ ان کوائف سے ظاہر ہو گیا کہ جو (بیت) کی جگہ ملی ہے یہ غیر معمولی طور پر ایک تو قربانیاں جو آپ نے کیں وہ تو کیں، اس کے ملنے کی جو تاریخ ہے وہ بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بغیر کسی سوچ کے اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی اور ایک دم انتظام ہو گیا اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ یہ جگہ ملنا آپ کی کوششوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ثمرہ ہے۔ اتنی وسیع جگہ آپ کو مل گئی ہے۔ ایسی جگہ ہے کہ میرے خیال میں چند ماہ پہلے تک تو آپ میں سے بعض تصور بھی نہیں کر سکتے ہوں گے کہ یہ جگہ مل سکتی ہے۔ پس یہ چیز ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والا بنانے والی ہو۔

لیکن اس کے ساتھ میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ یہ فضل جو آج جماعت احمدیہ پر دنیا میں ہر جگہ ہو رہے ہیں، یہ دشمنانِ احمدیت کے اُن بلند بانگ دعووں کا بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب ہے، اور جماعت احمدیہ کے حق میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اُس کی تائید کا فعلی اظہار ہے، جو دشمن نے خلافت ثانیہ میں کئے تھے کہ ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے اور احمدیت کو نعوذ باللہ ختم کر دیں گے۔ (ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 6 صفحہ 177)

اس وقت حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کی بنیاد رکھی تھی اور فرمایا تھا کہ اس کا جواب (دعوت الی اللہ) اور دنیا میں پھیل جانا ہے۔

(ماخوذ از خطبہ جمعہ فرمودہ 23 نومبر 1934ء الفضل قادیان جلد 22 نمبر 66 مورخہ 29 نومبر 1934 صفحہ 13-14)

چنانچہ احباب جماعت نے اُس وقت بھی مالی قربانیاں دیں اور دنیا میں احمدیت یعنی حقیقی (دین) کا پیغام بھی پھیلنا شروع ہوا۔ (مربیان) باہر گئے، (بیوت) بنیں اور انسانیت کی خدمت کے دوسرے کام بھی ہونے شروع ہوئے۔ ہسپتال بنے، سکول بنے۔ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجانے والے جو تھے اُن کا تو پتہ نہیں نام ونشان بھی ہے کہ نہیں لیکن جماعت احمدیہ آج دنیا کے دوسو سے اوپر ممالک میں موجود ہے۔ ہر سال (بیوت) بھی بن رہی ہیں اور لاکھوں لوگ (دین حق) میں احمدیت کے ذریعہ شامل بھی ہو رہے ہیں۔ اس سال اللہ تعالیٰ نے (بیت) کی صورت میں آپ کو، جماعت احمدیہ جاپان کو بھی ایک انعام سے نوازا ہے جس کا بظاہر ملنے کا فوری طور پر کوئی امکان بھی نہیں تھا، جیسا کہ مَیں بتا چکا ہوں۔ پس ہمارے سر اللہ تعالیٰ کے اس فضل پر جھکتے چلے جانے چاہئیں اور اس کا حقیقی حق جیسا کہ میں نے کہا یہی ہے کہ اپنے اندر ایک ایسی پاک تبدیلی پیدا کریں جو اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

تحریک جدید کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کا اظہار جو ہو رہا ہے، اس کا ایک اور اظہار کرنے کا مجھے خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی تحدیث بھی ضروری ہے۔ اتفاق سے تحریک جدید کا نیا سال میرے اس دورہ کے دوران شروع ہو رہا ہے۔ یا یوں کہہ لیں کہ میرا یہ دورہ جو آسٹریلیا اور مشرقِ بعید کا دورہ ہے اس میں تحریکِ جدید کا گزشتہ سال ختم ہوا ہے جس میں ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے بے شمار نظارے کئے ہیں۔ اس دورے کے دوران بھی وہ نظارے دیکھے ہیں جو یقیناً ہماری کوششوں کا نتیجہ نہیں تھے۔ اس کی تفصیل تو انشاء اللہ تعالیٰ کسی اور وقت بتاؤں گا۔ جیسا کہ میں نے کہا، اس وقت تحریکِ جدید کا سال ختم ہوا تو میں نے سوچا کہ اس کا اعلان، یعنی نئے سال کے آغاز کا اعلان بھی اس دورے کے دوران جاپان سے کر دوں۔

پس اس وقت میں اس کے مختصر کوائف جو حسبِ روایت پیش کیا کرتا ہوں وہ کر کے تحریکِ جدید کے نئے سال کا جو اسّی واں سال شروع ہوا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ، اُس کا اعلان کرتا ہوں۔

ان کوائف کے مطابق جو رپورٹس آئی ہیں، بہت ساری رپورٹس نہیں بھی آتیں، ان کے مطابق اس سال تحریکِ جدید میں جماعت کو اٹھہتر لاکھ انہتر ہزار ایک سو پاؤنڈ (78,69,100) کی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی اور جو گزشتہ سال سے تقریباً ساڑھے چھ لاکھ پاؤنڈ زیادہ ہے۔ اضافہ تو شاید زیادہ ہو، کیونکہ مقامی کرنسیوں میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے، لیکن پاؤنڈ کی قیمت کے مقابلے میں بہت سارے ممالک کی کرنسی کی قیمت کم ہوئی ہے جس کی وجہ سے یہ بظاہر کم نظر آتا ہے لیکن ملکوں کے لحاظ سے بہت بڑے بڑے اضافے ہوئے ہیں۔

پاکستان کی جو پوزیشن ہوتی ہے وہ تو قائم ہے ہی، اس کے بعد پوزیشن کے لحاظ سے نمبر ایک جرمنی ہے، ویسے نمبر دو۔ لیکن پاکستان کے باہر ملکوں میں نمبر ایک جرمنی پھر امریکہ پھر برطانیہ پھر کینیڈا پھر انڈیا، انڈونیشیا، آسٹریلیا پھر عرب کی دو جماعتیں ہیں پھر گھانا اور سوئٹزرلینڈ اور جرمنی اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے اپنے لحاظ سے بھی بڑی چھلانگ لگائی ہے۔ انہوں نے تحریک جدید میں ہی ساڑھے تین لاکھ یورو سے زائد کا اضافہ کیا ہے اور امریکہ سے تقریباً ایک لاکھ بیاسی ہزار پاؤنڈ زیادہ وصولی کی ہے۔ امریکہ نے برطانیہ سے پچھتّر ہزار پاؤنڈ زیادہ وصولی کی ہے اور برطانیہ نے کینیڈا سے چار لاکھ پاؤنڈ زیادہ وصولی کی ہے اور اُس کے بعد جیسا کہ میں نے تفصیل بتائی، وہ ہے۔

جرمنی کے چندہ جات میں جب بھی اضافہ ہوتا ہے مجھے ہمیشہ امیر صاحب جرمنی اور عاملہ کے یہ فکر والے الفاظ سامنے آ جاتے ہیں کہ جب میں نے یہ پابندی لگائی تھی کہ وہ احمدی جو کسی ایسی جگہ کام کر رہے ہوں جہاں حرام کام ہوتے ہیں، شراب بیچی جاتی ہے یا سؤر کا کاروبار ہوتا ہے، اُن سے چندہ نہیں لینا، تو اُن کی فکر یہ ہوتی تھی کہ ہمارے چندوں میں کمی آ جائے گی۔ اور پہلے سال ہی جب انہوں نے فکر کا اظہار کیا تو اُن کے چندوں میں کئی لاکھ کا اضافہ ہوا اور کوئی کمی نہیں آئی اور اس سال پھر انہوں نے صرف تحریکِ جدید میں ہی ساڑھے تین لاکھ یورو کا زائد چندہ ادا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے اموال ونفوس میں برکت ڈالے۔

فی کس ادائیگی کے لحاظ سے امریکہ پہلے نمبر پر ہے۔ پھر سوئٹزرلینڈ ہے، پھر آسٹریلیا ہے، پھر جاپان ہے۔ جاپان کی بھی چوتھی پوزیشن فی کس ادائیگی میں ہے۔ یعنی کہیں نہ کہیں نمبر آیا ہے۔ برطانیہ پھر جرمنی پھر ناروے، فرانس، بیلجیئم، کینیڈا۔

اور مقامی کرنسی کے لحاظ سے جو اضافہ ہوا ہے سب سے زیادہ، گھانا میں ہوا ہے، پھر جرمنی میں پھر آسٹریلیا میں پھر پاکستان پھر برطانیہ پھر کینیڈا پھر انڈیا پھر امریکہ۔

اور میں نے کہا تھا اس سال چندہ ادا کرنے والوں کی طرف زیادہ توجہ دیں، شاملین کو زیادہ سے زیادہ کریں تو سوا دو لاکھ نئے چندہ دہندگان شامل ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تعداد گیارہ لاکھ چونتیس ہزار سے تجاوز کر گئی ہے۔

افریقہ کے ممالک میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے گھانا سب سے آگے ہے، پھر نائیجیریا، ماریشس، بورکینا فاسو، تنزانیہ، گیمبیا، بینن، کینیا، سیرالیون اور یوگنڈا۔

شاملین میں سب سے زیادہ کوشش سیرالیون نے کی ہے، اُس کے بعد پھر مالی ہے، بورکینا فاسو ہے، گیمبیا ہے، بینن ہے، سینیگال، لائبیریا، یوگنڈا، تنزانیہ۔

دفتر اوّل کے مجاہدین کی تعداد بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک سو چھبیس زندہ ہیں۔ باقی سب کے کھاتے چل رہے ہیں۔

تحریکِ جدید کی مالی قربانی میں پاکستان کی جو تین بڑی جماعتیں ہیں، اُن میں اول لاہور ہے، دوم ربوہ ہے، سوم کراچی۔ اور اس کے علاوہ دس بڑی جماعتیں جو ہیں، اسلام آباد، راولپنڈی،

ملتان، کوئٹہ، شیخوپورہ، پشاور، حیدرآباد، بہاولنگر، اوکاڑہ، نوابشاہ۔

قربانی پیش کرنے والے اضلاع جو ہیں اُن میں سیالکوٹ، سرگودھا، عمرکوٹ، گوجرانوالہ، گجرات، بدین، نارووال، سانگھڑ، ننکانہ صاحب شامل ہیں اور رحیم یار خان اور ٹوبہ ٹیک سنگھ برابر ہیں۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے جرمنی کی جماعتیں نوائس نمبر ایک پہ، روڈر مارک، کولن، ہائیڈل برگ، کوبلنز، ڈرائش، مہدی آباد، وائن گارٹن، وزن برگ، بڑا اور وصولی کے لحاظ سے لوکل امارتیں ان کی ہیں: ڈارمشٹڈ، ہمبرگ، فرینکفرٹ، گروس گراؤ، ویزبادن، مورفیلڈن والڈارف، آفن باخ، من ہائم، ریڈشٹڈ اور ڈیٹسن باخ۔

امریکہ کی جو وصولی کے لحاظ سے جماعتیں ہیں، لاس اینجلس، اِن لینڈ امپائر، سلیکون ویلی، ڈیٹرائٹ، ہیرس برگ، لاس اینجلس ایسٹ، کولمبس، سیئٹل، لاس اینجلس ویسٹ، سلور سکرین اور فیون ایکس۔

برطانیہ کی دس بڑی جماعتیں۔ بیت فضل، ویسٹ ہل، نیو مولڈن، ووسٹر پارک، رینز پارک، برمنگھم سینٹرل، بیت ویسٹ، بیت الفتوح، تھارٹن ہیتھ اور چیم۔

اور مجموعی وصولی کے لحاظ سے برطانیہ کے پانچ ریجن ہیں، لنڈن، نارتھ ایسٹ، مڈلینڈ ساؤتھ اور مڈل سیکس۔

کینیڈا کی جماعتیں ہیں، پیس ولیج، کیلگری، وان، وینکوور، ایڈمنٹن، ڈرہم، آٹوا، سسکاٹون، لائٹ منسٹر۔

انڈیا کی دس جماعتیں ہیں، کیرولائی (کیرالہ)، کالی کٹ (کیرالہ)، حیدرآباد، آندھرا پردیش، کنانور ٹاؤن (کیرالہ)، ونگاڈی (کیرالہ)، قادیان (پنجاب)، کولکتہ (بنگال)، یادگیر (کرناٹک)، چنائی، تامل ناڈو، موتھوٹم (کیرالہ)۔

کیرالہ کی جماعتیں ماشاءاللہ کافی ایکٹو (active) ہیں۔ اور بھارت کے پہلے دس صوبہ جات میں کیرالہ، آندھرا پردیش، جموں کشمیر، کرناٹک، بنگال، اڑیسہ، پنجاب، یو۔پی، مہاراشٹرا، دہلی۔

اس سال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے افریقہ سے بھی اور انڈیا سے بھی دوسری جگہوں سے بھی مالی قربانی کے غیر معمولی نمونوں کے واقعات آئے ہیں، وقت نہیں ہے کہ اُن کی تفصیل بیان کی جائے۔ بہرحال کسی وقت بیان کر دی جائے گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔ اس سال جماعت کبابیر نے بھی لکھا ہے، جب پتہ لگا کہ جاپان سے تحریک جدید کا اعلان ہونا ہے تو ہماری جماعت نے گزشتہ سال کے مقابلے میں اپنی قربانی بڑھا کر پیش کی۔ یہ عرب ممالک میں سب سے بڑی جماعت ہے۔ اپنے لحاظ سے انہوں نے دوگنی تقریباً بیس ہزار پاؤنڈ کی قربانی دی ہے۔

بہرحال اللہ تعالیٰ تمام قربانی کرنے والوں کے جو کسی بھی صورت میں قربانی کر رہے ہیں اور تحریک جدید میں بھی جنہوں نے حصہ لیا، اُن کو بھی، اُن کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے اور اُن کو ایمان اور ایقان میں بھی بڑھاتا چلا جائے۔ اور یہ قربانیاں خالصۃً للہ ہوں اور اللہ تعالیٰ ان کو قبول بھی فرماتا رہے۔

☆......☆......☆......☆......☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم عطاء الحفیظ عابد صاحب تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم عبدالباری شاہد صاحب (لکی فوٹوگرافر) ابن مکرم عبدالغفار شاکر صاحب مرحوم (میموریل سٹوڈیو) مورخہ 17 نومبر 2013ء کو فضل عمر ہسپتال کے I.C.U میں چند دن زیر علاج رہ کر بعمر 65 سال اللہ کو پیارے ہو گئے۔ مرحوم محلہ دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ کے رہائشی تھے اور مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب کے داماد تھے۔ ربوہ کے پرانے موبائل فوٹوگرافر تھے۔ محلّہ کی ہردلعزیز شخصیت تھے۔ نماز باجماعت کے بے انتہا پابند تھے جماعت کے لئے غیرت کا جذبہ رکھنے والے ناصر تھے۔ اگلے روز نماز ظہر کے بعد بیت راجیکی میں مکرم مقصود احمد صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین عام قبرستان میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم ظفر اللہ خان طاہر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مرزا نصیر احمد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے سسر مکرم مشتاق احمد سندھو صاحب جرمنی مورخہ یکم دسمبر 2013ء کو مختصر علالت کے بعد 67 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ مکرم میاں مراد علی صاحب مرحوم کے بیٹے تھے جنہوں نے 1937ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ 1990ء میں جرمنی آ گئے اور بعد میں تمام فیملی بھی حضور انور کی دعاؤں کی بدولت جرمنی آ گئی، تب سے جرمنی میں ہی رہائش پذیر تھے۔ آپ کو خلافت سے والہانہ محبت تھی، اپنے آخری وقت میں بھی بچوں کو خلافت سے وابستہ رہتے ہوئے خلیفہ وقت کو دعائیہ خطوط لکھنے کی نصیحت کرتے رہے۔ آپ بہت ملنسار، مہمان نواز، غریب پرور، نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ کی نماز جنازہ تدفین 4 دسمبر 2013ء کو جرمنی میں Eppelheim کے قبرستان میں ہوئی۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم حیدر علی ظفر صاحب مشنری انچارج جرمنی نے پڑھائی اور تدفین کے بعد دعا بھی آپ نے ہی کروائی۔ مرحوم اپنے آخری وقت تک خدمت دینیہ میں مصروف رہے۔ آپ نے صدر جماعت ہائیڈل برگ کی خدمات بھی سرانجام دیں۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ 5 بیٹیاں اور 4 بیٹے مکرم اشفاق احمد سندھو صاحب ریجنل امیر NiedersachsenNord جرمنی، مکرم سرور احمد سندھو صاحب صدر جماعت ہائیڈل برگ جرمنی، مکرم اصغر احمد سندھو صاحب سیکرٹری وقف نو جماعت ہائیڈل برگ جرمنی اور مکرم ارسلان احمد سندھو صاحب متعلم درجہ رابعہ جامعہ احمدیہ جرمنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے، جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

گمشدہ بٹوہ

مکرم عبدالوہاب صادق صاحب مربی سلسلہ نظارت دعوت الی اللہ تحریر کرتے ہیں کہ دارالرحمت وسطی سے گوندل بینکوئٹ ہال ربوہ جاتے ہوئے میرا بٹوہ کہیں گر گیا ہے۔ جن صاحب کو ملا ہو مجھے پہنچا دیں یا اس فون نمبر پر اطلاع دیں۔ شکریہ

0334-6902609

سفوف مہزل (اکسیر موٹاپا) ہے۔
کچھ عرصہ استعمال سے جسم کی فالتو چربی کم ہونے لگتی ہے۔
کیپسول فشار: اکسیر بلڈ پریشر ہے۔ کچھ عرصہ استعمال سے بفضلہ تعالیٰ شفاء ہو جاتی ہے۔
گیسٹرو۔ ایز: ہاضمہ کا شوگر اور نمک فری سیرپ۔ اس کا ہر گھر میں ہونا لازمی ہے۔
تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 55 سال
فون: 047-6211538
فیکس: 047-6212382
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

دُعا تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
نوجوانوں کے امراض ونفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
1954 NASIR ناصر 2012
دنیائے طب کی خدمات کے 58 سال
مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر
الحکمت (ناصر دواخانہ) گول بازار۔ ربوہ
TEL.047-6212248, 6213966

خبریں
ملکی اخبارات میں سے

نڈر مہم جو آتش فشاں میں اتر گئے

نیوزی لینڈ کی ایک مہم جو ٹیم نے دہکتے ہوئے لاوے سے بھرے آتش فشاں پہاڑ میں اترنے کا ایسا حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا ہے جس کی مثال نہیں ملتی۔ تین بہادر مہم جوؤں پر مشتمل یہ ٹیم آسٹریلیا کے آتش فشاں پہاڑ میں 4 سو میٹر گہرائی میں اتری اور صرف 30 میٹر کے فاصلے پر ایک ہزار ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت کے دہکتے ہوئے لاوا کی فلم بندی کی۔ اس خطرناک مہم جوئی کے بعد یہ مہم جو اس قدر قریب سے لاوا کی فلم بندی کرنے والے دنیا کے پہلے افراد بن گئے ہیں۔

(روزنامہ دنیا 16/اگست 2013ء)

سرطان کا باعث بننے والا جین

برطانوی سائنسدانوں نے خون کے سرطان کا باعث بننے والا ایک اور جین دریافت کر لیا ہے۔ لندن کے انسٹیٹیوٹ آف کینسر ریسرچ کے ماہرین کے مطابق اس جین کا تعلق انسان میں بڑھاپے کے عمل کو کنٹرول کرنے کے ساتھ بھی ہے۔ اس جین میں 4 مختلف اقسام کی تبدیلیوں کا تعلق خون کے سرطان کی سب سے پرانی قسم مائی لوما سے ہے۔ یہ جین ڈی این اے کے کناروں پر موجود کیپس کو بڑھاپے میں ختم کر دینے کا ذمہ دار ہے تاہم ایک مخصوص عمر کے بعد ان کیپس کا ختم نہ ہونا خون میں سرطانی خلیوں کے معرض وجود میں آنے کا باعث بنتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 20/اگست 2013ء)

صاف پانی اور صابن کا استعمال قد میں اضافے کا باعث

لندن، ایک نئی تحقیق میں کہا گیا ہے کہ صاف پانی اور صابن کے استعمال سے بچوں کے قد میں اضافہ ہو سکتا ہے، محققین کے مطابق بچوں کو صاف پانی اور صابن مہیا کرنے سے نہ صرف ان کی نشوونما بہتر ہوتی ہے بلکہ ان کے قد میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ تحقیق کے دوران جمع کئے گئے اعداد و شمار سے ظاہر ہوا کہ صاف پانی پینے اور صفائی کا خیال رکھنے سے بچوں کے قد میں 0.5 سینٹی میٹر کا اضافہ ہوا جبکہ ناقص صفائی کا انتظام رکھنے والے گھرانوں کے بچوں میں اسہال اور پیٹ کے کیڑوں کی بیماری کے باعث غذائیت کی کمی اور کمزور نشوونما کے ساتھ قد بڑھنے کی رفتار بھی سست پائی گئی۔

(روزنامہ دنیا 19/اگست 2013ء)

اونچی ایڑھی والے سینڈلز گھٹنے اور کمر کی تکالیف کا سبب

لندن، ماہرین کا کہنا ہے کہ انسانی پاؤں جسم کا تمام وزن اٹھانے کے لئے قدرتی طور پر ایک خاص انداز میں تخلیق کئے گئے ہیں تاہم اونچی ایڑھی والی سینڈلز پہننے سے جسم کا تمام وزن صرف ایڑھیوں پر آ جاتا ہے جس کی وجہ سے خواتین کو اکثر گھٹنے اور کمر کی تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور یہی نہیں بلکہ اس کی وجہ سے پنڈلیوں اور ایڑھی پر سوجن بھی نمودار ہو جاتی ہے جس سے پاؤں کی رگوں میں خون کی گردش متاثر ہوتی ہے۔ (روزنامہ دنیا 20/اگست 2013ء)

کیوبا سے امریکہ تک کشتی پر سفر

امریکی ریاست ٹینی سی کے رہائشی ایک گٹارسٹ نے کیوبا سے امریکہ تک چپو والی کشتی میں سفر کرنے کا ایک نیا ریکارڈ بنا ڈالا۔ بین فری برگ نامی شخص نے 110 کلومیٹر کا فاصلہ 28 گھنٹے میں طے کیا۔ اس سفر میں جین کی طبیعت شدید خراب ہوگئی تھی تاہم اس نے حوصلہ نہیں ہارا اور سمندر کی موجوں کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے سفر مکمل کر لیا، بین کا باپ بھی ایک سپورٹس بوٹ میں بیٹھ کر اس کے ساتھ ساتھ سفر کرتا رہا اور نازک وقت میں اس کی ہمت بڑھاتا رہا۔ بین کا کہنا تھا کہ اس نے یہ سفر دونوں ملکوں کے عوام کے درمیان پرامن تعلقات کے فروغ کے لئے کیا ہے۔ بین پیشے کے لحاظ سے ایک گٹارسٹ ہے اور قبل ازیں اس نے کینیڈا کے یوکون دریا میں 238 میل کا سفر 24 گھنٹے میں طے کر کے ریکارڈ قائم کیا ہوا ہے۔

(روزنامہ دنیا 16/اگست 2013ء)

انگریزوں کی انگریزی بھی خراب ہوگئی

انگریزوں نے دنیا بھر کو انگریزی سکھا دی لیکن خود ان کی انگریزی خراب ہوگئی ہے، حال ہی میں انٹرنیٹ پر کچھ تصاویر شائع کی گئی ہیں جو برطانیہ کے گلی کوچوں کی ہیں جن میں دیکھا جا سکتا ہے کہ بس سٹاپ کو سس سٹاپ لکھا گیا ہے جبکہ لفظ کلیئر کے سپیلنگ بھی غلط ہیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہ سڑک سکاٹ لینڈ کے ایک سکول کے سامنے ہے بھلا اس سکول میں پڑھنے والے بچے کیا سیکھیں گے۔ جس کی سامنے والی سڑک پر ہی غلط انگریزی لکھی گئی ہو۔

(روزنامہ دنیا 16/اگست 2013ء)

پاکستانی خواتین میں سکارف کا رجحان

پاکستان میں بڑھتی ہوئی مغربی ثقافتی یلغار کے باوجود خواتین میں سکارف اور حجاب پہننے کی عادت تیزی سے فروغ پانے لگی ہے۔ کم سن بچیوں گھریلو اور ملازمت پیشہ خواتین، ورکنگ کلاس، نرسنگ، وکالت، ٹیچنگ اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی خواتین میں برقعہ، عبایا، حجاب اور سکارف پہننے کا رجحان تیزی سے پھیل رہا ہے۔ پاکستانی خواتین میں مشرقی لباس پہننے کی بڑی وجہ مغربی ثقافت سے بیزاری ہے جبکہ مسلم خواتین کے ساتھ ساتھ دیگر مذاہب کی خواتین بھی سر ڈھانپنے کو ترجیح دینے لگی ہیں، یہاں یہ بات بھی اہم ہے کہ حجاب اور سکارف کے استعمال میں اضافہ کی ایک بڑی وجہ مختلف مغربی ممالک میں حجاب کے استعمال پر پابندی ہے جس نے خواتین کو مشرقی اقدار کے احیا کی جانب پیش قدمی پر مجبور کیا ہے۔

(روزنامہ دنیا 16/اگست 2013ء)

تعطیل

مورخہ 25 دسمبر 2013ء کو قومی تعطیل کی وجہ سے اخبار الفضل شائع نہ ہوگا۔ قارئین و ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 24۔دسمبر

طلوع فجر	5:38
طلوع آفتاب	7:03
زوال آفتاب	12:08
غروب آفتاب	5:12

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

24 دسمبر 2013ء

1:35 am	راہ ہدیٰ
3:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 فروری 2013ء
6:15 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
8:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 فروری 2008ء
10:00 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	جلسہ سالانہ قادیان 28 دسمبر 2010ء
1:55 pm	سوال و جواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 دسمبر 2013ء (سندھی ترجمہ)
11:25 pm	جلسہ سالانہ قادیان

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

نیوٹریشنسٹ کی آمد
صبح 10 بجے تا 2 بجے دوپہر موٹاپا، سوکھا پن، بلڈ شوگر، بلڈ پریشر، جگر کے امراض، بانجھ پن، کینسر، جوڑوں کی درد کے مریض مشورہ کریں۔
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ
047-6213944, 047-6214499

البشیرز — معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

مکان کرائے کے لئے خالی ہے
ایک عدد مکان واقع طاہر آباد جس میں تین کمرے، کچن، سٹور، کار پارکنگ موجود ہے۔ کرایہ پر دینا مقصود ہے۔
رابطہ: نظام فریج اینڈ ایئر کنڈیشننگ سنٹر ربوہ
0476-213398, 0332-7064844

FR-10

فاران ریسٹورنٹ لذیذ کھانے۔ عمدہ ماحول
فاران ریسٹورنٹ اب صبح 10 بجے سے رات 10 بجے تک بغیر کسی وقفہ سے کھلا کرے گا۔ جس میں چکن کڑاہی، مٹن کڑاہی، قوفتے، دال ماش، چکن فرائیڈ رائس، ایگ فرائیڈ رائس، چکن کارن سوپ، چکن تکہ چپل کباب، شامی کباب مچھلی اور کٹلس وغیرہ دستیاب ہوں گے۔ ”فاران سپیشل“ میں چکن مکھنی کڑاہی، چکن بون لیس مکھنی، چکن پیپر چلی شامل ہیں۔
مختلف تقریبات کے لئے وسیع گراسی پلاٹ اور لذیذ کھانے آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔
فاران ریسٹورنٹ پر صبح 10 بجے سے چائے کے لوازمات بھی نہایت عمدہ اور تازہ مثلاً سینڈوچ، کٹلس، پکوڑے مہیا ہوں گے۔ شام کی چائے کا بھی اچھا انتظام ہے۔ دعوتوں اور پارٹیوں کا خصوصی انتظام کیا جاتا ہے۔
فاران ریسٹورنٹ
مبشر مارکیٹ ریلوے روڈ فون: 0476213653
دارالرحمت غربی محمد اسلم: 0331-7729338